

کمال اور بھرپوریت

نمبر 3553

ایک وعظ

یکم مارچ، 1917، جمعرات کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ سپرجین کے ذریعے دیا گیا

میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیوننگٹن میں

"اور ہم سب نے اُس کی بھرپوریت میں سے پایا، اور فضل پر فضل"

یوحنا 1:16

ایک سبت کے دن، میں الپس کے دوسری جانب ایک اطالوی قصبے میں مقیم تھا۔ ظاہر ہے، تمام آبادی رومی کیتھولک تھی۔ اس لیے، ہم میں سے دو تین پروٹسٹنٹ، خدا کی پرستش کے لیے ایک چھوٹی سی عبادت منعقد کی، جو سادگی کے انداز میں ہماری عادت ہے۔ اس کے بعد، میں چہل قدمی کے لیے نکل پڑا۔ موسم گرم اور بھاری تھا، اس لیے میں قصبے کے مضافات میں ایک پرسکون اور ٹھنڈی جگہ تلاش کرنے لگا۔

کچھ دیر بعد، میں ایک محراب کے نیچے پہنچا جو ایک پہاڑی کے دامن میں تھا۔ وہاں ایک اعلان لکھا ہوا تھا کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ اس پہاڑی پر چڑھے گا، وہ اپنے گناہوں کی معافی اور پانچ دن کی رعایت حاصل کرے گا۔ میں نے سوچا، "کیوں نہ میں بھی پانچ دن کی رعایت حاصل کر لوں، جیسے کوئی اور لیتا ہو۔ اور اگر یہ کسی فائدے کی بات ہو، تو اسے ذخیرہ کر کے رکھ لینا بہتر ہوگا۔"

میں تمہیں وہ سب کچھ نہیں بتا سکتا جو میں نے اُس پہاڑی پر چڑھتے ہوئے دیکھا، پہلے ایک طرف گیا، پھر دوسری طرف۔ اتنا کہنا کافی ہوگا کہ وہاں چھوٹے چھوٹے گرجا گھر تھے، جن کی کھڑکیوں میں سے جھانک کر دیکھا جا سکتا تھا، جیسے بچپن میں کوئی جھلک دکھانے والے صندوق میں جھانکتا ہے۔ مسیح کے دکھ اور مصلوبیت کا پورا منظر یوں ترتیب دیا گیا تھا کہ ابتدا باغ گتسمنی میں اُس کے کرب سے ہوتی تھی، جہاں اُسے حقیقی قامت کے ایک مجسمے میں دکھایا گیا تھا، اور خون میں بھیگی ہوئی پسینے کی بوندیں زمین پر گرتی تھیں۔ تین شاگرد ایک پتھر کی مار کے فاصلے پر دکھائے گئے تھے، اور باقی رسول باغ کی دیوار کے باہر کھڑے تھے۔ ہر منظر ایسا حقیقی معلوم ہوتا تھا کہ گویا انسان خود وہاں موجود ہو۔

میں نے ہر جماعت کو غور سے دیکھا اور لاطینی میں لکھے ہوئے متن کو پڑھا جو ان مناظر کی وضاحت کرتا تھا، یہاں تک کہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچا۔ وہاں ایک باغ تھا جو بالکل انگلستان کے باغوں جیسا تھا۔ جب میں نے دروازہ دھکیلا اور اندر داخل ہوا تو میرے سامنے یہ الفاظ رقم تھے: "اب ایک باغ تھا، اور اُس باغ میں ایک نیا مقبرہ تھا۔" راستے پر چلتے ہوئے میں اُس قبر تک پہنچا، تو میں نے جھک کر اندر دیکھا جیسے پطرس نے کیا تھا۔ وہاں مسیح کے جسد کی تصویر کے بجائے سنبھرے حروف میں یہ کلمات لکھے تھے، جو یقیناً لاطینی میں تھے: "وہ یہاں نہیں، کیونکہ وہ جی اٹھا ہے۔ آؤ، وہ جگہ دیکھو جہاں خداوند رکھا گیا تھا۔"

پھر آگے بڑھا تو ایک جگہ پہنچا جہاں اُس کے آسمان پر اٹھانے جانے کا منظر دکھایا گیا تھا۔ چوٹی پر ایک بڑا گرجا گھر تھا جس میں اندر داخل ہوا۔ وہاں کوئی نہ تھا، مگر وہ جگہ میرے لیے انتہائی دلچسپی کی حامل تھی۔ چھت کے بلند مقام پر ایک سادہ مگر دلگیر شبیہ تھی، جو خداوند یسوع مسیح کی نمائندگی کرتی تھی، اور اُس کے گرد انبیاء کے مجسمے تھے، جو سب کے سب اپنی انگلیاں اُس کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔

وہاں یسعیاہ نبی کھڑا تھا، جس کے ہاتھ میں ایک طومار تھا، جس پر یہ الفاظ رقم تھے: "وہ آدمیوں کا حقیر و مردود، مرد غم اور رنج سے آشنا تھا۔" کچھ آگے یرمیاہ نبی کھڑا تھا، اور اُس کے طومار پر لکھا تھا: "دیکھو اور دیکھو! کیا کوئی غم ایسا ہوا ہے جیسا میرے غم کے برابر ہوا ہے جو مجھ پر نازل کیا گیا؟" گرجا کے گرد ہر جگہ بڑے حروف میں لکھا تھا، جو چھت کی بلندی پر چمک رہے تھے: "موسیٰ اور سب نبیوں نے اُس کے بارے میں لکھا اور اُس کی گواہی دی۔"

اب، اگرچہ میں تمہیں اُس عجیب و غریب نظارے پر نہیں لے جا سکتا، جو میرے لیے ناقابل فراموش ہے، مگر میں تمہارے ذہن کی آنکھوں کے سامنے کچھ ایسا ہی لانا چاہتا ہوں۔ تصور کرو کہ آدم کے زمانے سے لے کر ملاکی نبی تک جتنے مقدسین گزرے، اور وہ سب جو مسیح کے زمانے میں تھے، اور اُس کے بعد ابتدائی کلیسیا کے دور میں کرائیسوسٹم، آگسٹین اور اُن تمام مقدس مردوں کے ساتھ جو مصلحین کے گرد جمع ہوئے، اور پھر وہ سب جو ہر دور میں خدا کی خدمت کرتے رہے—اگر یہ سب ایک عظیم حلقے میں کھڑے ہوتے، تو تمہارے خیال میں وہ سب کس کی طرف اشارہ کرتے؟ وہ سب کس کی گواہی دیتے؟

کیوں، وہ سب کے سب اپنے بازو دراز کر کے خداوند یسوع مسیح کی طرف متوجہ ہوتے اور اُس کی حمد بیان کرتے۔ اگر تم اُن کی انفرادی تاریخ کو دریافت کرتے، تو تم دیکھتے کہ اُن میں بے حد مختلف مزاج کے لوگ تھے، مگر سب کے سب غیر معمولی

طور پر جمیل۔ کچھ دلیری میں ممتاز تھے، کچھ نرم مزاجی میں، کچھ صبر و استقامت میں، اور کچھ محنت و مشقت میں، مگر سب ایک ہی ایمان میں متحد تھے، سب شکرگزاری کی آگ میں دہک رہے تھے، سب کی نظریں اور سب کی محبت ایک ہی ہستی پر لگی ہوئی تھی، جس سے انہیں ہر برکت اور ہر فیض ملا تھا، اور وہ ہستی یسوع مسیح، ابن خدا، انسانوں کا نجات دہندہ تھی۔

یہ اصول کسی ایک استثنا کو بھی قبول نہ کرتا۔ ہر انسان اپنے مقام پر، ہر شخص اپنی بلاہٹ میں، ہر مقدس اپنی شخصی تجربہ گاہ میں، لاتعداد آوازیں، جو الگ الگ ہونے کے باوجود ایک سرمدی ہم آہنگی میں گونجتیں، زمین سے آسمان تک بلند ہوتیں، اور "یوں گواہی دیتیں: "اُس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا، اور فضل پر فضل پایا۔"

پھر مجھے یقین ہے کہ آسمان کی جلالی مسکنوں سے ایک صدا آتی، اور آسمان کے باشندے اُس سرود کو واپس دہراتے: "اُس کی معموری میں سے ہم سب، جو جلال یافتہ ارواح ہیں، نے پایا، اور فضل پر فضل پایا۔" یہ کلیسیا کی جنگ آزما جماعت کی گواہی ہے، اور کلیسیا کی فتح یاب جماعت کی بھی۔ بلکہ یہ ان سب کی گواہی ہے جو ہر مقام اور ہر زمانے میں آئے، اور اُس کے پروں کے سایہ تلے پناہ لی۔

ہمارے متن میں دو خیالات کی جھلک دکھائی دیتی ہے—معموری اور معمور ہونا—اور میں ان میں سے ہر ایک پر مختصر گفتگو کروں گا۔ ایک ایسے بے کنار موضوع کے سامنے ہم اتنا ہی کر سکتے ہیں جتنا بچے سمندر کے پانی کو ایک چھوٹے سے خول میں بھر کر کرتے ہیں۔ ہمارا چھوٹا سا برتن اُس بے پایاں سمندر کو سمیٹ نہیں سکتا۔ میں اُس بے کنار وسعت کے ساحل پر کھڑا ہوں، اور اُس کے لانتہا گہراؤ کو تمہارے تفکر کے لیے چھوڑتا ہوں۔ اُس کی معموری! ایک ایسا خزانہ جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ہمارا معمور ہونا! ایک ایسی نعمت جو بے حد و حساب ہے۔

محبوبو، خدا کی نہر جو پانی سے لبریز ہے، باسانی اُن چھوٹی نہروں کو بھر سکتی ہے جو اُس کے چشمہ فیض سے جاری ہوتی ہیں، اور یہ "فضل پر فضل" عطا کرتی ہیں۔

## ۱۔ معموری

یہ اُس کی معموری ہے، یعنی یسوع مسیح، ابن خدا کی معموری۔ اوہ! وہ کیسی معموری رکھتا ہے! وہ معموری جو اُسے ذاتی طور پر حاصل ہے! اسے خوب یاد رکھو، اسے فراموش نہ کرو۔ ہمارا فدیہ دینے والا بذات خود خدا ہے۔ ازل سے وہ الوہیت کا حامل ہے۔ اُس نے فروتنی کے ساتھ ہماری بشریت کو قبول کیا، اور یوں وہ حقیقی اور کامل انسان بھی ہے۔ وہ سچا خدا ہے! کیونکہ اُسے بہوواہ کی تمام صفات حاصل ہیں۔ وہ سچا انسان ہے! کیونکہ جب اُس نے ہمارا گوشت اور خون اختیار کیا، تو اُس نے ہماری بشری حالت کی تمام ہمدردیاں بھی قبول کیں۔

اُس کی اس دوگانہ فطرت میں معموری پائی جاتی ہے۔ "کیونکہ اُس میں جسمانی طور پر الوہیت کی ساری معموری سکونت کرتی ہے۔" اُس کے پاس قدرت کی معموری ہے، اور اُسے درمیانی کے طور پر آسمان اور زمین میں تمام اختیار دیا گیا ہے۔ اُس کے پاس حاضر و ناظر ہونے کی معموری ہے، کیونکہ اُس نے فرمایا: "جہاں دو یا تین میرے نام پر جمع ہوں گے، وہاں میں اُن کے درمیان ہوں گا۔" اُس کے پاس حکمت کی معموری ہے، کیونکہ جب وہ زمین پر تھا، "وہ کسی پر بھروسا نہ کرتا تھا، کیونکہ وہ سب آدمیوں کو جانتا تھا، اور کسی کو اُس کی گواہی دینے کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان کے اندر کیا ہے۔"

اُس کے پاس عدل کی معموری ہے، کیونکہ "باپ نے سارا عدالت بیٹے کے سپرد کر دی ہے۔" "کیا خدا اُس شخص کے وسیلہ سے جو اُس نے مقرر کیا، دنیا کی عدالت راستی سے نہ کرے گا؟ اُس نے یہ ثبوت سب آدمیوں کو دے دیا کہ اُسے مردوں میں سے زندہ کیا۔"

اُس کے پاس رحمت کی معموری ہے، کیونکہ "اُسی کے وسیلہ سے تمہیں گناہوں کی معافی کی منادی کی جاتی ہے۔" خدا کی تمام صفات ایک کامل کلیت میں موجود ہیں۔ اُس کی وحدانیت میں تمام انفرادیت موجود ہے۔ بٹوارے اور تقسیم ہمارے فہم کی محدودیت کا نتیجہ ہیں۔ وہ اجزا جنہیں ہم جدا جدا شمار کرتے ہیں، درحقیقت ایک عظیم حقیقت کے مختلف پہلو ہیں، جنہیں ہماری کمزور عقل توڑ کر دیکھتی ہے۔ تم جتنا بھی غور کرو، تمہاری سوچ خدا کو پوری طرح محیط نہیں کر سکتی، کیونکہ خدا وہی ہے جو کامل نیکی اور برکت کا سرچشمہ ہے۔

اور جیسے خدا ہے، ویسا ہی مسیح ہے۔ خدا کی تمام صفات اپنی معموری میں مسیح یسوع میں جلوہ گر ہیں۔ اُس کی تذلیل نے انہیں گھٹایا نہیں، بلکہ اُس کی فتح نے انہیں اور بھی درخشاں کر دیا۔

کیونکہ اُس میں الوہیت کی ساری معموری سکونت کرتی ہے۔ "وہ باپ کی ذات کا مظہر ہے، اُس کے جلال کی تجلی۔ وہ محض" جلال نہیں، بلکہ "باپ کے جلال کی روشنی" ہے۔

یہ حقیقت ہمارے دلوں میں کیسا اعتماد پیدا کرتی ہے! وہ معموری، جس سے تم اور میں وہ فیض پاتے ہیں جو ہمیں عطا کیا گیا ہے، وہ کوئی اور نہیں بلکہ خدا کی ہے کنار معموری ہے، جو سب پر برکت ہے، جس کا نام عمانوئیل، خدا ہمارے ساتھ ہے

مسیح میں اُس کی انسانیت کے اعتبار سے بھی ایک معموری تھی۔ اُس میں کچھ بھی کمی نہ تھی جو کسی شخص کے کامل انسان ہونے کے لیے ضروری ہو۔ وہ پاک تھا، اُس نے کوئی موروثی گناہ نہ پایا، اُس کی طبیعت میں کسی برائی کی طرف کوئی میلان نہ تھا۔ تاہم، خدا نے جب انسان کو اپنی شبیہ پر خلق کیا تو اُس کے اندر جو کچھ رکھا، وہ سب مسیح میں اپنی پوری ترقی کے ساتھ موجود تھا۔ پس اے میرے بھائیو، اِس وقت بھی اُس میں ہمدردی کی ایک معموری پائی جاتی ہے۔ وہ ایسا سردار کابن نہیں جو ہماری کمزوریوں کے احساس میں شریک نہ ہو سکے، بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا، مگر بغیر گناہ۔

یہ نہ سمجھو کہ یسوع تم سے کم انسان ہے، وہ پورا انسان ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ وہ کمزوروں اور دُکھ سہنے والوں کے لیے تمہاری نسبت کم ہمدرد ہے، بلکہ وہ سراسر ہمدردی سے بھرا ہوا ہے، اُس کے دل کی گہرائیاں محبت میں پگھلتی ہیں۔ ایک ماں میں عموماً وہ نرمی ہوتی ہے جو اکثر ایک باپ میں نہیں پائی جاتی۔ مردانہ قوت اور دلیری ہمیشہ نرمی اور نسوانی شفقت کے ساتھ نہیں ملتیں۔ تاہم، جب خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا، تو "نر اور ناری کے طور پر اُس نے انہیں خلق کیا۔" گویا دونوں جنسوں کی صفات—مضبوطی کے ساتھ لطافت، مردانہ جلال کے ساتھ نسوانی رحمت—ہمارے خداوند میں یکجا ہو گئیں۔

مکمل اور بے عیب انسانی فطرت اُس میں پوری طرح موجود تھی اور وہ اُس کا کامل نمونہ تھا۔ وہ نرم دلی جس کا حال کسی کے آنسو دیکھ کر پگھلتا ہے، اور جو دوسروں کی خوشی میں مسکراتا ہے، اُسی طرح اُس میں تھی جیسے وہ بہادرانہ جلال جو خوف کے ساتھ کوئی مصالحت نہیں کرتا، بلکہ مستعدی کے ساتھ عمل کرتا اور مضبوطی کے ساتھ دُکھ سہتا ہے، جیسے کہ خداوند کے لشکر میں کوئی مردِ جنگ۔ پس مسیح یسوع، ہمارے نجات دہندہ میں الوہیت کی معموری کے ساتھ انسانیت کی بھی معموری ہے —اُس مبارک ذات میں ایسی کاملیت کی معموری ہے جو تمہارا بھروسا جمانے اور تمہاری عقیدت کو مضبوط کرنے کے لیے کافی ہے۔

مزید برآں، ہمارے خداوند میں وہ معموری بھی ہے جسے میں کسی بہتر لفظ کی عدم موجودگی میں حاصل شدہ معموری کہوں گا۔ اُس نے زمین پر سکونت کی اور خدا کی شریعت کی کامل اور بلا انحراف فرمانبرداری کی، کیونکہ اُس نے خادم کی صورت اختیار کی اور اپنی راستبازی کے ذریعے ایک ایسی اُجرت حاصل کی، ایک ایسی معموری، ایک ایسا لازوال سرچشمہ استحقاق، جو ہم سب، جو اُس کے نام پر ایمان رکھتے ہیں، باپ کے تخت کے حضور پیش کر سکتے ہیں۔

بالخصوص اُس کی موت نے اُس کی فرمانبرداری کو مکمل کیا اور اُس کی سچائی اور حقیقی قدر کو ثابت کر دیا۔ اُس کی موت، اپنے تمام حالات و کوائف کے ساتھ—زینتوں کے باغ میں خون پسینہ بہانے سے لے کر آخری پکار "اے باپ، میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں!" تک—انتہائی جلالی تھی۔ اُس کی کوڑے کھانے، تھوکے جانے، شرمناک رسوائی، زخموں، صلیب پر چڑھائے جانے، پیاس، ترک کیے جانے، اور خود موت کے دوران بھی، وہ ہمارے لیے کفارہ ادا کر رہا تھا

،وہ برداشت کر رہا تھا، تاکہ ہم کبھی برداشت نہ کریں"  
"اپنے باپ کے واجبِ قہر کو۔

اور اب جبکہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا اور عالم بالا میں جلال کی دینی طرف بٹھایا گیا، اُس کی شفاعت میں ایک معموری ہے جب وہ اپنے خون کی فریاد کرتا ہے، اُس کے خون میں ایک معموری ہے جو گناہگار ضمیر کو پاک کرتی ہے، اُس کے خون میں ایک معموری ہے جو دل کو وہ اطمینان بخشتی ہے جو ہابیل کے خون سے بہتر کلام کرتی ہے۔ وہ چشمہ جو عمانوئیل کی رگوں سے بہنے والے خون سے بھرا ہے، اُس میں ایسی معموری ہے جو انسان کے تمام گناہوں سے کبھی ختم نہ ہوگی۔ اُس نے وہ کام پورا کر دیا جو باپ نے اُسے سپرد کیا تھا۔ اب عہد اُس کے ساتھ مضبوطی سے باندھا گیا ہے کہ وہ اپنے دُکھ کی مشقت کا پھل دیکھے گا اور سیر ہوگا۔ ان سب باتوں میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے بیش قیمت خداوند میں ایک ذاتی معموری کے ساتھ ساتھ ایک حاصل شدہ معموری بھی ہے۔

اُس میں عزت و جلال کی بھی ایک معموری ہے، اعلیٰ اختیار و حق کی بھی۔ وہ نبی ہے، اُسی کے ذریعے اُس کے لوگ تعلیم پاتے ہیں، تنبیہ کیے جاتے ہیں، نصیحت حاصل کرتے اور مبارک اُمید کے وسیلے حوصلہ پاتے ہیں۔ وہ سردار کابن ہے، اُسی کے وسیلے وہ گناہ سے پاک کیے جاتے اور خدا کے لیے مخصوص کیے جاتے ہیں۔

مزید برآں، وہ بادشاہ بھی ہے، اپنے وفادار رعایا پر محافظت کا سایہ پھیلائے ہوئے، اور اُن کے لیے سلامتی مقرر کرتا ہے۔ اُس کی برکت سے معمور حکمرانی کے نیچے وہ ترقی پاتے ہیں۔ اے نیک چرواہے! اے بھیڑوں کے عظیم چرواہے! کوئی ایسا منصب یا خدمت نہ تھی جو ہماری بھلائی کے لیے ضروری ہو اور تُو نے اُسے اختیار نہ کیا ہو، اور ہماری طرف سے اُس کو پورا نہ کیا ہو۔ تُو ہمارے لیے وہ سب کچھ ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور وہ سب کچھ ہے جس کی ہم آرزو رکھتے ہیں۔

جو بھی خوبیاں اور فضائل ہمارے دل کو عزیز ہیں کیونکہ وہ ہماری ضروریات کو پورا کرتے یا ہمارے جذبات کو بیدار کرتے ہیں، اُن سب کی فراوانی مسیح میں ہے، اور وہ بے حد و حساب معموری میں موجود ہیں۔ اُس کے اختیار کی کوئی حد نہیں۔ بطور کابن، اُس کی طرف سے پیش کردہ قربانی ہمیشہ کے لیے کارگر ہے، اور اُس کا گناہوں سے رہائی دینے والا فرمان قطعی اور ناقابلِ تغیر ہے۔ بطور نبی، اُس کی تعلیم کا اختیار کامل ہے، اور اُس کے کلام میں کسی اپیل کی گنجائش نہیں۔ بطور بادشاہ، اُس کا حق بھی ہے اور قدرت بھی۔

صیُّون کے درمیان، اُس کے وفادار فرماں برداری سے اُس کے نرم مزاج اقتدار کے تابع ہیں، اور بیرونی دنیا میں، وہ باغی جو اُس کے حضور جھکنے سے انکار کرتے ہیں، آخر کار اُس کے عصا کے نیچے اُٹیں گے۔ وہ ایسا کابن نہیں جس کے دعوے باطل ہوں، نہ ایسا نبی جس کی تعلیم کمزور ہو یا محدود، نہ ایسا بادشاہ جس کی حکمرانی ناپسندیدہ ہو یا جس کے جلالی اختیار کو چیلنج کیا جا سکے۔ بلکہ اپنے تمام منصبوں کو ادا کرنے میں، ہمارا خداوند یسوع مسیح ایسی معموری ظاہر کرتا ہے جو مکمل قابلیت اور بے مثل تسلی فراہم کرتی ہے۔

اور سنو، ہمارے خداوند کے اختیار میں وہ قدرت ہے جو ہمارے پورے بھروسے کی مستحق ہے۔ کیا تمہیں سچائی جانتی ہے؟ اوہ! ناصرت کے نبی کے پاس اُو، اور تم پاؤ گے کہ اُس کی تعلیم میں ایسی معموری ہے جو کسی بھی غیر قوم کے غیب دان میں یا حتیٰ کہ کسی عبرانی نبی میں بھی اس شدت سے نہ پائی گئی! یا کیا تم خدا کے حضور مقبولیت چاہتے ہو؟ اوہ! تب اُس کابن کے پاس اُو جو لاوی کے قبیلہ سے نہیں بلکہ ملکِ صادق کے طور پر مقرر ہوا، اور جس کی بادشاہی اُس کے کہانت کو جلال بخشی ہے! وہ تمہاری قربانی کو اپنے بے حد استحقاق کے بخور میں لپیٹ کر خدا کے تخت کے سامنے قبولیت کے ساتھ پیش کر سکتا ہے۔

یا تمہیں قوت درکار ہے؟ کیا تمہیں کوئی ایسا چاہیے جو تمہاری جنگ لڑے، جو ڈھال اور بکتر تھامے، نیزہ نکالے اور کمان سنبھالے؟ دیکھو، اسرائیل کا وہ بہادر جس کے کارنامے تمہارے گیتوں میں گائے جاتے ہیں—یسوع، جو نہ صرف حق ملکیت بلکہ فتح کے حق سے بھی بادشاہ ہے، اُس میں ایسی معموری ہے کہ اُس کے جلال اور قدرت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ سلطنت کرتا ہے، اور اُس کی بادشاہی اُس کے لوگوں کے لیے تسلی اور اُن کی سلامتی کی ضمانت ہے۔

یہ تو محض ایک خاکہ ہے۔ وقت مجھے اجازت نہیں دیتا کہ اُس کے تمام منصبوں کو گنوا سکوں۔ وہ بے شمار ہیں، مگر جتنے بھی ہیں، مسیح اُن سب کا مالک ہے۔ وہ اُن سب کے منفرد حقوق کو مکمل درجہ میں رکھتا ہے، اور اُن سب کو ادا کرنے کی مکمل قدرت رکھتا ہے۔

لیکن مسیح میں ہر قسم کی کاملیت کی ایک مبارک معموری ہے۔ جو کچھ بھی خوبصورت یا قابلِ تعریف ہے، وہ سب مسیح میں پایا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی انسان کے کردار میں نیک اور پسندیدہ ہے، جو کچھ بھی آسمان کے سب سے ممتاز مخلوقات کو عطا کیا گیا، وہ سب ہمارے خداوند میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ ہنری ہشتم ایسا ظالم تھا کہ اگر تاریخ میں سب جابر بادشاہوں کے نقوش مٹ جاتے، تو انہیں صرف اُسی کے کردار سے دوبارہ نقش کیا جا سکتا تھا۔

پس، اگر تمام مقدّسوں اور نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کی پاکیزہ صفات تاریخ کے ورقوں سے مٹ بھی جائیں، تو وہ سب مسیح کی پاکیزہ زندگی سے دوبارہ رقم کی جا سکتی ہیں۔ اُس میں صرف ایک کمال نہ تھا، بلکہ تمام کمالات ایک بے نظیر کاملیت میں یکجا ہو گئے۔ اُس میں محض ایک مٹھاس نہ تھی، بلکہ تمام مٹھاسیں یکجا ہو کر ایک کامل شیرینی میں بدل گئیں۔

یوحنا میں محبت ہے، پطرس میں دلیری، پولوس میں جوش—ہر مقدس کی اپنی خاص خوبی ہے، مگر مسیح میں تمام نیکی اور فضل یکجا ہیں۔ وہ انہیں اعلیٰ ترین درجہ میں اور کامل ترین ہم آہنگی میں ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح وہ صفات اُس میں شامل ہیں کہ وہ ایک ایسا کردار تشکیل دیتی ہیں، جس کی مثال نہ پہلے کبھی تھی، نہ آئندہ کبھی ہوگی۔

اور یہ مت بھولو کہ مسیح میں رُوحُ القدس کی بھی ایک معموری بسی ہوئی ہے۔ خداوند اُس کو رُوح ناپ تول کر نہیں دیتا۔ اُس کے پاس رُوح کا خزانہ ہے۔ اُس کا سر وہ ہے جس پر مسح کا تیل پورے طور پر اُنڈیلا گیا۔ ہم، جو اُس کے لباس کے دامن کی مانند ہیں، محض چند بوندوں سے برکت پاتے ہیں، مگر رُوح کے مسح کی معموری یسوع مسیح، ہمارے خداوند پر نازل ہوئی، اور اُس سے ہی اُس کے اعضا کو اُن کی برکت کا حصہ ملتا ہے۔

اُس کی معموری! میں اس لفظ پر رکتا ہوں، کیونکہ اس پر غور و فکر میں خوشی پاتا ہوں۔ ایک ایسی معموری جو کبھی کم نہیں ہوتی، کیونکہ وہ دائمی معموری ہے۔ اگرچہ ہر زمانے کے مقدّسین مسیح کے پاس آ کر اُس سے اپنی ضروریات پوری کرتے رہے ہیں، وہ آج بھی اُنٹا ہی معمور ہے جتنا پہلے تھا۔ یہ نہ سمجھو کہ جو لوگ پہلے آئے، انہوں نے ایک گہرے چشمہ سے سیرابی حاصل کر لی اور بعد میں آنے والوں کے لیے وہ کچھ خشک ہونے لگا۔۔۔

یہ شاگردوں نے اُس کی معموری سے پایا، اور ہم بھی پاتے ہیں، وہ بغیر کسی نقصان کے اور ہم بھی بغیر کسی کمی کے، اور جو ہمارے بعد آئیں گے، وہ بھی اُسی معموری سے پائیں گے۔

جب میں مسیح کے پاس آیا، جو کہ رسولوں کے آنے کے اٹھارہ سو سال بعد تھا، تو میں نے اُسی معموری سے پایا جیسے پطرس، یوحنا یا پولس نے پایا۔ اگر یہ زمانہ مزید ہزار سال تک جاری رہے اور کوئی بے بس، کانپتا ہوا گناہگار صلیب کے قدموں میں رحم پائے آئے، تو وہ آدھا بھرا ہوا مسیح نہیں پائے گا، بلکہ وہ مسیح کی کامل معموری سے پائے گا، کیونکہ یہ ہمیشہ قائم رہنے والی معموری ہے۔ یہ کبھی کم نہیں ہوتی اور نہ ہی کبھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اُس میں فضل اور سچائی کی لانتہا معموری ہے۔

ایسی معموری اُس میں ہر وقت، تمہارے ہر امتحان میں، بلکہ تمہارے ہر گناہ کے حال میں بھی پائی جاتی ہے۔ مسیح کی معموری ہمیشہ ایماندار کی طلب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور جب تم اپنی خالی حالت کو پہلے سے زیادہ محسوس کرو گے، تب تم اُس کی حکمت اور فہم میں بھرپور معموری کو زیادہ عزیز جانو گے۔ پس اُس کی قائم رہنے والی معموری، اُس کی لامحدود معموری، اُس کی ہر وقت میسر معموری کو دیکھتے ہوئے، میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ بغیر کسی تردد اور بغیر کسی تاخیر کے اِس —معموری کو اپنا لو۔ کیونکہ اگر معموری موجود ہے، تو پھر

دوسری بات یہ ہے کہ وہ بھر دیتا ہے۔

یہ ہمارا دوسرا نکتہ ہوگا اور مجھے اِسے اختصار سے بیان کرنا ہوگا۔ "ہم سب نے اُس کی معموری سے پایا۔" پس، تمام مقدسین پہلے خالی تھے۔ اے میرے بھائی، تو خالی ہے، اور ابراہیم بھی خالی تھا، پولس بھی خالی تھا۔ خُدا کے فضل، اُس کے مفت فضل نے پطرس اور یہوداہ میں فرق ڈالا، حالانکہ ایک نے توبہ کی اور دوسرا مایوس ہو کر ہلاکت میں چلا گیا، ایک نے آسمانی راہ اختیار کی اور دوسرا جہنم میں جا پڑا۔

قانونی نکتہ نظر سے ایک آدمی اور دوسرے میں کیا بنیادی فرق ہے؟ "سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔" سب کو مسیح کے پاس اپنی راستبازی کے بغیر آنا ہوگا، ورنہ وہ کبھی آ نہیں سکیں گے۔

یہ ایک سچی کہانی ہے جو ہمیں حال ہی میں سننے کو ملی اور اِس میں ایک بڑی عمدہ نصیحت ہے۔ ایک نیک، دیانتدار، محنتی عورت کا نکاح ایک رذیل، ناکارہ، عیاش شوہر سے ہوا۔ مگر دونوں انجیل کی خوشخبری سے ناواقف تھے۔ وہ دونوں عبادت کے گھر میں آئے، دونوں نے فضل کے پیغام کو سنا، دونوں نے ایمان لایا، اور دونوں نے نجات دہندہ کو قبول کیا، اور دونوں ایک ہی راہ سے نجات پائے۔ وہ دونوں خُدا کے مفت، خودمختار فضل کی تمجید میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے۔

یہ ایک حقیقت ہے، اور یہ پچھلے ہفتے ہی وقوع پذیر ہوئی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا اِس سے تمہیں مزید قائل ہونے میں مدد ملے گی یا نہیں، لیکن میں ایلہو کے ایوب سے کہے گئے الفاظ دہراؤں گا: "دیکھ، یہ سب باتیں خُدا بار بار انسان کے ساتھ کرتا ہے تاکہ "اِس کی جان کو ہلاکت سے بچائے اور اُس کو زندگی کے نور سے منور کرے

دیکھو کہ یہ بھرنا سب پر محیط ہے۔ تمام مقدسین اِس میں شریک ہوتے ہیں۔ "ہم سب نے اُس کی معموری سے پایا۔" خُداوند کے لوگوں کے تجربات مختلف ہو سکتے ہیں، مگر اِس معاملے میں وہ سب برابر ہیں۔ کچھ مقدسین آزمائشوں اور مصیبتوں میں سے نہیں گزرتے جیسے دوسرے گزرتے ہیں، مگر یہاں کوئی فرق نہیں۔ ہر ایک نے مسیح کی معموری سے پایا ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی اِس کے بغیر نہیں رہ سکتا، اور اُن میں سے کوئی بھی اِسے کسی اور سے نہیں لے سکتا، سوائے آسمانی دینے والے کے ہاتھ سے۔

یہ حق صرف مقدسین کے لیے مخصوص ہے۔ جب یہ لکھا ہے، "ہم سب نے اُس کی معموری سے پایا"، تو ظاہر ہے کہ ایک خاص گروہ اِس برکت میں شریک ہوا، اور یہ بھی واضح ہے کہ سب لوگوں نے اِسے حاصل نہیں کیا۔ کیا ہزاروں اور لاکھوں ایسے نہیں جو خوشخبری کی دعوت دیے جانے پر بھی اُسے رد کر دیتے ہیں؟ "وہ ایک افسوسناک انتخاب کرتے ہیں اور بھوکے "مرنے کو ترجیح دیتے ہیں، بجائے اِس کے کہ انہیں اور کھائیں۔

ہم سب!" یعنی ہم سب جو ایمان لائے ہیں۔"

اور ہم کون ہیں، یا ہم کیا ہیں، کہ ہمیں ایسا فضل کسی اور پر ترجیح دے کر عطا کیا جائے؟ آہ! اے بھائیو، ہمارے پاس فخر کرنے کا کوئی سبب نہیں! اگر کسی خوبی کی بنا پر انتخاب کیا جاتا تو ہم پر کبھی نگاہ نہ کی جاتی۔ ہم بدترین، سب سے زیادہ نالائق، سب سے کم دلکش، اور بعض لحاظ سے سب سے کم امید رکھنے والے تھے

اے فضل! تیرا یہی شیوہ ہے کہ تُو سب سے کم متوقع دلوں میں داخل ہوتا ہے، اور یہی الہی محبت کا جلال ہے کہ وہ تاریک ترین جگہوں میں اپنا مسکن بنا لیتا ہے! "ہم سب" — وہ جو کبھی گناہوں اور خطاؤں میں مردہ تھے، وہ جو کبھی کھوئے ہوئے تھے جیسے وہ عیاش بیٹا، جیسے وہ بھٹکی ہوئی بھیڑ، جیسے وہ کھویا ہوا درہم، وہ جنہیں ڈھونڈنے کی ضرورت تھی، جنہیں پانے کی ضرورت تھی، جنہیں نجات کی ضرورت تھی، مگر اُس کی معموری سے ہم سب نے پایا۔

یاد رکھو کہ یہ پانے کا حق صرف ایمانداروں کو حاصل ہے، یہ اُن سے آگے نہیں جاتا۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ ہر ایک کو ذاتی طور پر پانا ضروری ہے۔ "ہم سب نے اُس کی معموری سے پایا۔" کوئی دوسرا ہماری طرف سے نہیں پا سکتا، بلکہ ہر ایک کو براہ راست اُسی سے پانا ہوتا ہے۔

تمہارے باپ کا فضل تمہیں نہیں بچا سکتا۔ وہ عقلمند کنواریوں کا جواب کتنا دانشمندانہ تھا! جب نادان کنواریوں نے اُن سے کہا، "ہمیں اپنے تیل میں سے دو"، تو انہوں نے جواب دیا، "نہیں، ایسا نہ ہو کہ ہمارے اور تمہارے لیے کافی نہ رہے؛ بلکہ اُن کے پاس جاؤ جو بیچتے ہیں اور اپنے لیے خرید لو۔"

خاندانی دینداری اپنی ذمہ داریاں رکھتی ہے، مگر یہ شخصی راستبازی کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔

اے عزیز سننے والے، تجھے خود مسیح کے پاس جانا ہوگا۔ جو کوئی بھی نجات پایا ہے، وہ ایسے ہی آیا ہے، اور تُو بھی نجات "نہ پائے گا جب تک تُو بھی ایسا ہی نہ کرے۔ یہ ایک شخصی معموری ہے۔" "ہم سب نے اُس کی معموری سے پایا۔"

یہ بخشش مفت ہے۔ اگلے الفاظ پر غور کرو، "اور فضل پر فضل۔" یہ نہیں کہا گیا، "ہم سب نے اُس کی معموری سے خرید لیا" یا "ہم سب نے اُس کی معموری میں اپنا حصہ کما لیا"، بلکہ سب کچھ عطا کیا گیا۔ ہم نے صرف پایا۔

برتن کیا کرتا ہے کہ وہ اپنے اندر پانی کے آنے کے لائق بنے؟ کچھ نہیں! اُس کی سب تیاری یہی ہے کہ وہ خود کو خالی کرے تاکہ بھرنے کے قابل ہو جائے۔

آہ! اگر تم میں سے کوئی یسوع مسیح کو پانا چاہتا ہے، تو تیاری کا عمل خود کو بے تیاری میں دیکھنے کا عمل ہے۔ تمہیں خالی ہونا پڑے گا تاکہ بھرے جاؤ۔ تیاری یہی ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم تیار نہیں۔ یہی ایک معما اور راز ہے۔ جو اپنے آپ کو تیار سمجھتے ہیں، وہ تیار نہیں، مگر جو جانتے ہیں کہ وہ تیار نہیں، وہی وہ جانیں ہیں جن پر اُس کا فضل نازل ہوگا۔

دولت نہیں بلکہ غربت، بینائی نہیں بلکہ اندھا پن، معموری نہیں بلکہ خالی پن، نیکی نہیں بلکہ گناہگاری — یہی وہ چیزیں ہیں جنہیں مسیح ڈھونڈتا ہے۔

وہ آیا ہے تاکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور بچائے، نہ کہ انہیں جو فتوحات پا چکے ہیں، نہ کہ انہیں جو اپنی نظر میں جلالی ہیں، بلکہ انہیں جو شکست خوردہ، برباد، کھوئے ہوئے ہیں۔ اگر تُو کھویا ہوا ہے، تو وہ تجھے ڈھونڈنے اور بچانے آیا ہے۔

اے وہ لوگو جو کھوئے ہوئے تھے مگر اب پا لیے گئے، اُس کے نام کو مبارک کہو کہ تم نے اُس کی معموری سے پایا

"اور فضل پر فضل"

یہ الفاظ کیا معنی رکھتے ہیں؟ ہم تو بس انہیں اتنا ہی چھو سکتے ہیں جتنا ایک ابابیل اپنے پر سے پانی کی سطح کو چھوتی ہے، ہم ان کی گہرائی میں اترنے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

فضل پر فضل — کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے پرانے عہد میں فضل پایا، وہ بعد میں نئے عہد کے فضل میں داخل کیے گئے؟ کیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ جنہوں نے الزام کے فضل کو پایا اور رُوح القدس کو ایک غلامی کی روح کے طور پر پایا، وہ بعد میں آزادی کی رُوح کو پائیں گے، اور الزام سے گزر کر تبدیلی کے ذریعے مکمل معافی اور خُدا کے ساتھ صلح کی خوشی میں داخل ہوں گے؟

کیا یہی وہ فضل ہے جب فضل جلال میں بدل جاتا ہے اور ہم تخت کے سامنے آتے ہیں؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ فضل درجہ بدرجہ ملتا ہے، فضل پر فضل، پہلے تھوڑا سا فضل ملتا ہے، اور بعد میں زیادہ؟ "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"، ایک فضل کے بعد دوسرا فضل، اور آگے چل کر بے پایاں فضل، یہاں تک کہ فضل جلال میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ہم ہمیشہ کے لیے فضل کے تخت کے حضور آ جاتے ہیں؟

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا ہمیں قدم بہ قدم آگے بڑھاتا ہے، ہماری رُوحانی دولت میں اضافہ کرتا ہے، ہمیں پہلے سادہ باتوں "میں داخل کرتا ہے اور بعد میں ہمیں گہرے بھیدوں میں لے چلتا ہے؟" فضل پر فضل۔

ہاں، اس کا یہ بھی مطلب ہے، مگر اس سے زیادہ بھی۔ خُدا ایک فضل کو دوسرے فضل کے لیے تیاری بناتا ہے — ٹوٹے ہوئے دل کا فضل تاکہ گناہ کی گہری توبہ اور نفرت کے لیے جگہ بنے، گناہ سے نفرت کا فضل تاکہ پاکیزگی اور محتاط راستبازی کے لیے راہ ہموار ہو، محتاط راستبازی کا فضل تاکہ مسیح کے ساتھ قریبی رفاقت کے فضل کے لیے راستہ کھلے، اور مسیح کے ساتھ قریبی رفاقت کا فضل تاکہ اس کے مکمل ہمشکل ہونے کے فضل میں ترقی ہو، اور شاید اُس کی شبابت میں ڈھلنے کا فضل اُس بلند تر فضل کے لیے جگہ بنائے جہاں ہم اُس کے جلالی دیدار میں زیادہ قریب آئیں، اور اُس کے دل میں گہرائی سے داخل ہوں۔

فضل ہی وہ قوت ہے جو ہمیں فضل میں بڑھاتی ہے۔ اگر کوئی سائل تم سے ایک پیسہ مانگے اور تُو اُسے دے دے، تو وہ تجھ سے چھ آنے نہیں مانگے گا، یا اگر تُو اُسے ایک شلنگ دے دے، تو وہ یہ دلیل نہیں دے گا کہ تُو اُسے ایک سونے کا سکہ بھی دے۔ لیکن تُو خُدا کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے! اگر تُو نے بس ایک ذرہ فضل پایا ہے، تو یہی ایک سبب ہے کہ تُو خُدا سے اور زیادہ فضل کی دعا کرے، اور پھر اُس بے پایاں اور ابدی جلال کے لیے دعا کرے جو فضل کے نتیجے میں آتا ہے۔

ایمان رکھ کہ وہ "فضل پر فضل" دیتا ہے، یعنی ایسا فضل جو تجھے مزید فضل کے لیے اپنا منہ کھولنے کے قابل بنائے۔ جو فضل تجھے ملا ہے، وہ تیرے دل کو کشادہ کرتا ہے اور تجھے مزید فضل حاصل کرنے کی گنجائش دیتا ہے۔

کیا تُو اپنے بچے کو ابتدائی تعلیم کے لیے اسکول نہیں بھیجتا تاکہ وہ حروفِ تہجی سیکھے؟ تُو اُسے الف، ب، پ سکھانے کا جو فضل دیتا ہے، وہ محض تیاری ہے تاکہ وہ بعد میں املا پڑھ سکے۔ مگر وہ املا کیوں سیکھتا ہے؟ تاکہ وہ اس سے آگے جا سکے۔ اسی طرح ایک فضل دوسرے فضل کے لیے تیاری کا کام کرتا ہے، اور جیسے جیسے ہم فضل میں بڑھتے جاتے ہیں، ہم اُس معموری کی برکت کو جاننے لگتے ہیں جو اُس کی معموری سے ہمیں حاصل ہوتی ہے۔

یا اگر ہم اس آیت کو اس طرح پڑھیں — "ایسا فضل جو فضل کے مطابق ہو" — تو اس کے بھی کئی معانی نکل سکتے ہیں۔ اگر خُدا مجھے منادی کرنے کا فضل دے، تو یقیناً وہ مجھے اُس خدمت کو پورا کرنے کا فضل بھی دے گا۔ شاید اُس نے تجھے صیتی مدرسہ میں تعلیم دینے کا فضل دیا ہو، تو پھر تجھے مزید فضل کی ضرورت ہوگی تاکہ تُو ایک مؤثر معلم بن سکے۔ ممکن ہے کہ تُو نے اُس کے نام کی خاطر ڈکھ سہنے کے لیے رضا کا فضل پایا ہو، تو پھر تُو صبر کے فضل کا محتاج ہوگا جو تجھے ڈکھ اور ایذا رسانی میں قائم رکھے۔

اگر تُو دعا کے لیے بلایا گیا ہے، اور تُو اپنے آپ کو خُدا کے حضور مجاہد بنانے کے لیے دے چکا ہے، تو یہ بہت بڑا فضل ہے۔

آہ! تُو ایسا فضل پانے کی دعا کر جو پہلے ملے ہوئے فضل کے مطابق ہو، تاکہ جب تُو بیوق کی ندی پر فرشتہ کے ساتھ کشتی کرے، تو اُس کی قوت کو پکڑ سکے، اُس کے وعدے، اُس کے عہد، اور اُس کی قسم کو بنیاد بنا کر التجا کرے، اور اُس کو جانے نہ دے جب تک وہ تجھے برکت نہ دے۔

یوں ایک لنگڑا، تھکا ماندہ یعقوب ایک غالب اسرائیل بن کر نکلتا ہے۔

خُدا کرے کہ ہمیں ہمیشہ ایسا فضل ملے جو پہلے ملے ہوئے فضل کے مطابق ہو

فضل پر فضل" کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ جو فضل ہمیں عطا ہوتا ہے، وہ اُسی فضل کے مطابق ہوتا ہے جو مسیح میں "ہے۔

آہ! کاش ہم مسیحی کچھ حد تک وہ فضل پا سکتے جو ہم میں اُس کے وسیلہ سے رکھا گیا ہے! جو کچھ اُس میں ہے، وہ سب تیرا ہے۔ پس تیرے روزمرہ کے حصے کی مقدار بھی اُس کی ہے پایاں دولت اور معموری کے مطابق ہونی چاہیے۔

ایک نوجوان وارث جو ایک بڑی جاگیر کا مالک ہونے والا ہے، اگرچہ وہ ابھی کم سن ہو، عام طور پر منتظمین، سرپرستوں، یا عدالت کی طرف سے اُس کی آئندہ حیثیت کے مطابق گزارہ الاؤنس پاتا ہے۔ اگر اُسے مستقبل میں سالانہ ایک لاکھ پاؤنڈ ملنے والے ہوں، تو کیا اُسے ایک غریب کے بچے کی طرح ہفتے میں ایک پیسہ دیا جائے گا؟ ہم یہ کیسے فرض کر سکتے ہیں کہ اُسے ایسا قلیل الاؤنس دیا جائے جو اُسے بس کسی ادنیٰ جھونپڑی میں رہنے کے قابل رکھے، جب کہ وہ ایک وسیع اور زرخیز جاگیر کا جائز مالک ہے؟ آہ! نہیں، ایسا معمولی گزارہ اُس کی حیثیت کے بالکل برعکس ہوگا۔

جب میں خُدا کے کسی فرزند کو ہمیشہ غمزدہ دیکھتا ہوں، کسی کو ہمیشہ شک میں مبتلا پاتا ہوں، اور کسی کو ہمیشہ دنیاوی چالاکی میں لگا ہوا دیکھتا ہوں، تو میرے دل میں ایک طرح کی مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی مراعات کے مطابق نہیں جی رہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو فضل انہیں ورثے میں ملا ہے، اُس کے مقابل اُن کے پاس موجود فضل کی مقدار بہت کم ہے۔

ہم ہمیشہ اپنے لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ وہ اپنی آمدنی کے اندر رہ کر زندگی گزاریں، لیکن میں چیلنج دیتا ہوں کہ خُدا کا کوئی فرزند رُوحانی معنوں میں اپنی آمدنی سے بڑھ کر جی کر دکھائے! جن کے پاس کم رُوحانی دولت ہے، وہ اُس بڑے بھائی کی مانند ہیں جو مثال میں شکوہ کرتا ہے: "تُو نے مجھے کبھی ایک بکری کا بچہ تک نہ دیا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔" مگر باپ جواب دیتا ہے: "بیٹے، تُو ہمیشہ میرے ساتھ ہے، اور جو کچھ میرا ہے، وہ سب تیرا ہے۔" اگر تُو اسے حاصل نہیں کرتا، تو یہ تیری اپنی غفلت ہے؛ سب کچھ وہاں موجود ہے، اور تجھ پر فیضاً عطا کیا گیا ہے۔ مانگ، اور تجھے دیا جائے گا؛ ڈھونڈ، اور تُو پائے گا۔

آہ! اگر ہم میں وہ فضل ہوتا جو مسیح میں ہے، تو ہم کیسے عظیم مسیحی ہوتے! پھر ہم مدھم تاروں جیسے مسیحی یا چاندنی جیسے مؤمن نہ ہوتے، بلکہ روشن سورج کی مانند ایماندار ہوتے، اپنی روشنی بنی آدم کے سامنے چمکاتے۔ آہ! کہ ہم اپنے شاہی داؤد کے "تین زبردستوں" میں شامل کیے جاتے! کاش ہم میں سے ہر ایک یہ مقام پانے کی آرزو کرے، اور خُدا ہمیں اپنے محبت کے سبب سے یہ عطا کرے!

فضل پر فضل" کا مفہوم بظاہر یہ ہے کہ فضل بے شمار اور کثرت سے عطا ہوتا ہے۔ جیسے سمندر کی موجیں، جب ایک آتی ہے، تو اُس کے پیچھے دوسری موج آتی ہے۔ جب تک تُو کہے کہ ایک موج ختم ہو گئی، دوسری اُس کی جگہ لینے آ جاتی ہے۔ دیکھ، وہ چلی آتی ہیں! کون انہیں شمار کر سکتا ہے؟ ایک کے بعد دوسری مسلسل آتی ہے۔ یہی خُدا کے فضل کی حالت ہے۔ "فضل پر فضل!" جیسے ہی ایک فضل تیری جان میں داخل ہوتا ہے، دوسرا اُس کے پیچھے آتا ہے۔

تُو نے رَو لینڈ ہل کی وہ کہانی تو سنی ہوگی، جب اُسے ایک غریب خادم خُدا کے لیے سو پاؤنڈ دیے گئے۔ اُس نے سوچا کہ اگر... وہ اُسے ساری رقم ایک ساتھ بھیج دے، تو وہ شاید اُس رقم کو سمجھداری سے خرچ نہ کر سکے، اور

پس اُس نے اُسے پانچ پاؤنڈ بھیجے اور خط میں لکھا، "مزید آنے کو ہے۔" ان دنوں، جب ڈاک کی قیمت نو یا اٹھارہ پینی ہوا کرتی تھی، خطوط اکثر نہیں آیا کرتے تھے۔ مگر قریب ایک ہفتے بعد اُس نے پھر پانچ پاؤنڈ بھیجے، اور اُس کے ساتھ ایک نوٹ لکھا، "مزید آنے کو ہے۔" کچھ وقفے کے بعد اُس نے پھر ایسا ہی کیا، اور ہر بار یہی کہا، "مزید آنے کو ہے۔" یہ سلسلہ بہت عرصہ تک چلتا رہا، اور ہر مرتبہ یہ الفاظ ساتھ ہوتے، "مزید آنے کو ہے"، یہاں تک کہ وہ نیک خادم حیران ہو گیا کہ اتنی برکتیں ملنے لگے! بعد اب اور کیا باقی ہو سکتا ہے!

یہی حال میرے ساتھ ہے، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے جو کوئی خُدا کا فرزند ہے، اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اُس نے تجھے ایک رحمت عطا کی، اور اگر تُو نے غور کیا ہوتا، تو تُو دیکھ سکتا تھا کہ اُس رحمت پر یہ مہر لگی ہے: "مزید آنے کو ہے۔" جو فضل تُو نے آج پایا، اُس پر صاف لکھا ہے، "مزید آنے کو ہے۔" اور جو فضل کل آئے گا، اُس پر بھی یہی تحریر ہو گا، "مزید آنے کو ہے۔" "فضل پر فضل!" آہ! اُس کے حضور نیا گیت گاؤ، نئی رحمتوں کے لیے تازہ حمد گزاری کرو، اور جس طرح وہ اپنی رحمتیں بڑھاتا ہے، اُسی طرح تُو بھی اُس کے نام کی تمجید میں اضافہ کر!

فضل پر فضل!" کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس سے فضل حاصل ہو تاکہ وہ ہمارے اندر فضل پیدا کرے؟ ہم مسیح کی معموری سے اُس کے فضل کو پاتے ہیں، تاکہ وہ ایک زرخیز بیج کی مانند ہمارے اندر نیک پھل لائے۔ خُدا کی فیاضی کا فضل ہمارے اندر شکرگزاری کا فضل پیدا کرے، تاکہ ہم اُس کی ساری نیکیوں پر خوشی اور فرحت کے ساتھ فضل مند ہوں۔ میری اُمید ہے کہ ہمیں ہر دُکھ میں صبر کا فضل عطا ہو، اور ہر خدمت میں جوش و جذبے کا فضل نصیب ہو۔

اے میرے بھائیو، ایسے وقت میں، جب ہم خاص کوششوں کے ساتھ گناہگاروں کی تبدیلی کے لیے کوشاں ہیں، کاش ہمیں یسوع سے ایسا فضل ملے جو ہمارے سارے فضائل کو بار آور اور خوشبودار بنا دے! تب ہم نجات دہندہ کے حضور زیتون اور اناروں کے باغ کی مانند ہوں گے، سوسنوں اور خوشبودار پھولوں کی مانند، اور وہ ہم میں خوشی پائے گا!

جب گُورش نے یونانی سفیر کو اپنے باغ میں لے جا کر اُس کے حسن کو سراہنے کی دعوت دی، تو اُس اسپارٹی نے باغ کے حسن کو تسلیم کیا مگر اُس کا اظہار معتدل اور تنقیدی تھا۔ تب گُورش نے کہا، "یہ باغ مجھے اُس سے کہیں زیادہ خوشی اور تسکین دیتا ہے جتنا تُو سمجھ سکتا ہے، یا میں بیان کر سکتا ہوں۔" اُس مہمان نے پوچھا، "کیوں؟" تب گُورش نے جواب دیا، "کیونکہ میں نے ہر درخت اپنے ہاتھوں سے لگایا، میں نے تمام راستے خود بنائے، اور میں نے ہی تمام پھول اگائے۔ کوئی ہاتھ



میرے سوا نہ مٹی کھودنے والا تھا، نہ پودوں کی نگہداشت کرنے والا، نہ درختوں کی تراش خراش کرنے والا، بلکہ سب کچھ میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا۔" اُس کی محنت اور مشقت نے اُس باغ کو اُس کے لیے قیمتی بنا دیا۔

یہی سچائی ہمارے نجات دہندہ پر بھی صادق آتی ہے، جب وہ اپنی کلیسیا کی طرف نظر کرتا ہے۔ "وہاں ایک برا بھرا ڈال ہے، میں نے اُسے تراشا ہے۔ وہ بیمار تھا، عرصہ دراز تک اپنی روزی روٹی سے معطل رہا، اُسے خوف تھا کہ اُس کا خاندان فاقہ کرے گا، میں اُسے اُس وقت تراش رہا تھا، مگر جو پھل اُس میں اب ظاہر ہوتا ہے، اُسے میں محبت سے دیکھتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کیسے پیدا ہوا۔ وہ پودا جو وہاں کھل رہا ہے اور محبت کی خوشبو پھیلا رہا ہے، میں خوب جانتا ہوں کہ کب یہ مُرجھایا ہوا تھا اور مرنے کو تھا۔ میں آیا اور اُسے پانی دیا۔ وہ لرزاں شاگرد جو کہتی ہے، 'مبارک ہے وہ نرم ہاتھ جس نے میرے' سوکھے اور پژمرده جڑ پر شبنم چھڑکی اور مجھے تازگی بخشی

ہاں، نجات دہندہ ہمیں "فضل پر فضل" بخشتا ہے تاکہ ہم فضل پیدا کریں۔ میں اِس سوچ کو تمہارے غور و فکر کے لیے چھوڑتا ہوں، اور اِس کے اثرات کو تمہاری رُوحانی ترقی کے لیے، صرف اِس دعا کے ساتھ کہ اُس کا پاک رُوح تم میں "فضل پر فضل" پیدا کرے۔

آہ! کاش تم سب اُس سے فضل پاؤ۔ تمہیں یہ کہیں اور نہ ملے گا۔ فوراً ایمان کے ساتھ، فروتنی کے ساتھ اُس کے پاس جا۔ اُس کے پاس فضل بے حد و حساب ہے، جو کچھ بھی فضل تمہیں آج سے لے کر جلال کے دن تک درکار ہوگا، سب اُس میں موجود ہے۔ اُس کا فضل ہی ہماری برکت ہے۔ کاش تم سب اُس میں شریک ہو! آمین۔